دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 227

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

27 جون 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

چے اے لاک صاحب بنارس کے صاحب مجسٹریٹ کے اسسٹنٹ کو جو اختیارات کہ ضمن (1) قانون 3، 1841 میں مذکور ہیں عنایت ہوئے ولایت حسین خان جو قانون 9، 1833 کے بموجب ضلع باندہ کا ڈپوٹی کلکٹر مقرر ہے اس کو اپنے ہی کام کے لئے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی یہ رخصت جس تاریخ کو کہ وہ اپنے مقام سے روانہ ہوگا اسی سے محسوب ہوگی۔ ولیم رچرڈ کنوے صاحب فتح پور کے آف شیئٹنگ جج کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے کام سپرد کرنے کی تاریخ سے دسمبر آئندہ کی پہلی تاریخ تک رخصت عنایت ہوئی۔ صاحب موصوف کو 18 رمئی کے حکم نامہ کے رو سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی تھی سو حکم نامہ ہذا کے رو سے منسوخ ہوئی اینڈ رو راس صاحب قسمت الہ آباد کے کمشنر اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جیمس طامسن سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 12 راپریل 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالکِ ہند نے کونسل کے اجلاس میں 12 ر اپریل 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا۔ لہٰذا اب بہ پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے۔

قانون پہلا سنہ 1841 سرکاری مالگذاری کو بہ آسانی وصول کرنے کے لیے بابت اور پٹے داری کے محال سے سرکاری مالگذاری کے باقی ادا کرنے کے لیے جو نیلام ہوتا ہے اُس سے جو جو حقیقت منتقل ہوتی ہے اُس کے ثابت کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1۔ قوانین مروجہ حال کی رو سے سرکاری مالگذاری کی باقی ادا کرنے کے لیے صرف بندوبست کرنے والے لمبر دار کو مجبور کرنے یا اُس کی جائداد کو قرق رکھنے کا اختیار ہے اور لمبر دار مذکور پٹے دار سے خواہ نالش خواہ قرقی کی راہ سے معاملہ کر سکے مگر بہ لحاظ خواص ایسے محال کے پٹے دار کی حقیقت بچانے خواہ سرکار کی مالگذاری کو وقت معین پر وصول کروانے کے لئے قوانین مروجہ حال کافی نہیں قوانین مذکورہ میں اور بھی نقص ہے کہ پٹے

داری محال کی نسبت تصریحِ کامل نہیں کہ پٹے دار باقیداروں کی پٹی بطور نیلام کے یا اور طرح سے انتقال ہوسکے اور یہ بھی تفصیل نہیں کہ اگر ایسے پٹے کا نیلام ہووے تو اُس سے کیا کیا حقیت پیدا ہوتی ہے۔

2۔ اس قانون میں پٹے داری محال کے معنی یہ ہیں کہ جس محال میں دو پٹی یا اُس سے زیادہ شمول ہے یا جس میں کئی مالک ہوں جو علیحدہ علیحدہ جائدادا اپنے اپنے تصرف میں رکھتے ہیں اور سرکار کو مالگذاری دیتے ہیں مگر ادائے مالگذاری کا اپنے نام پر قول و قرار نہیں کیا پس [ص 1 کالم 2] جس مالک کا نام بندوبست سرکاری میں داخل ہے وہ لمبردار اور جس مالک کا نام داخل نہیں وہ پٹے دار کہلاتا ہے۔

3۔ حکم ہے کہ جن پٹے داروں کی پٹی یا حقیقت قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے بندوبست کے رو سے ثابت ہوئی وہ مفصلہ ذیل کے بموجب مجبور ہوسکیں گے خواہ پٹے دار مذکور پٹی پر صرف بذاتہٖ قابض متصرف ہو خواہ کوئی اور اُس کا شریک ہووے۔1۔ جیسا قوانین مروجہ حال سے لمبردار کے لیے حکم ہے ویسے ہی پٹے دار کے لیے بھی دستک کا جاری ہونا۔2۔ جس طرح سے لمبردار کے حق میں اب حکم نافذ ہے اُسی طرح پٹے دارانِ مذکور کی گرفتاری اور مزاحمت اور مجبوری اور اشیاء غیر منقولہ کی قرقی یا نیلام کرنے کا اختیار ہونا۔3۔ بیباق پٹے دار کو باقی پڑی ہوئی پٹی کا بطور مدامی کے سپرد کرنا۔4۔ جو بندوبست باقی پڑی ہوئی پٹی کا ہوا تھا سو منسوخ ہونا اور پٹی مذکورہ کو اور کسی پٹے دار بیباق یا کسی غیر شخص کو اجارہ دینا اُسی میعاد میں جو پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو۔5۔ جس پٹی میں کہ باقی پڑی ہو اُس کو از روئے نیلام کے فروخت کرنا اور اس حالت میں اور پٹے دار جو بیباق ہیں اُن کو نیلامِ مذکور کے خرید کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

4۔ حکم ہے کہ جب کسی پٹی کا نیلام ہووے اور اُس کو غیر شخص خریدے تو پٹے دار بیباق یا کوئی شخص سرکار بیباق میں سے پٹی مذکورہ کے لینے کا نیلام کی قیمت معینہ کے بموجب دعویٰ کر سکے گا بشرطیکہ دعوئے مذکور نیلام کے روز ہو اور صاحبِ کلکٹری کچہری برخاست ہونے سے پیشتر ہووے اور یہ کہ دعویدار کی سب شرطوں کو وفا کرے۔

5۔ حکم ہے کہ گورنمنٹ یا حاکمان کلاں تحصیل جو جو حدود و احکام اپنی اپنی تجویز میں مناسب جانیں سُو انہیں حدود اور احکام کے رو سے صاحبانِ کلکٹر یا کوئی اور جو صاحبِ موصوف کا اختیار رکھتا ہو تدابیر مذکورہ کو عمل میں لادیں۔

6۔ حکم ہے کہ محال نیلام کرنے کے بابت جو جو اطلاعی اشتہار دینا یا اختیار حاصل ہونا یا نیلام کا طور ٹھہرانا بموجب قانون کے وقت بوقت جاری ہوگا بے سبب امور پٹی کے نیلام کے باب میں رائج ہوں گے اور جب نیلام مذکور بموجب قواعد کے منظور ہووے تب پٹی بالکل خریدار کے دخل میں رہے گی بشرطیکہ صرف اُن رعایا میں سے جن کا اپنی اپنی زمین کے بابت دخل موروثی کی حقیقت کا دعویٰ بندوبست اخیر میں قرار واقعی ثابت ہوا تھا اور بندوبست مذکور میں جس قدر زر بھیج ان کو دینا پڑے گا اس باب میں دستاویزات مرتب ہو کر

داخل دفتر ہوئیں تو رعایائے مذکور کا بالکل دعویٰ بحال رہے گا۔

7۔ حکم ہے کہ اگر کسی پٹی کا اجارہ یا انتقالِ میعادی بطور مذکور بالا کے [ص 2 کالم 1] ہو تو انتقال مذکورہ کو میعادِ معینہ میں یا اگر پٹی مذکورہ بالکل نیلام کی جاوے تو ماہِ بیساکھ آئندہ سے پٹی متنقلہ یا مبیعہ کے شریکوں میں سے کسی کو بدون اُس کے کہ بحسبِ استدعاء مستاجر یا خریدار کے پہلے ادائے زر بھیج کے نوشت خواند نہ کردے کشتکاری کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ لیکن جو فریقین آپس میں زرِ بھیج کا قرار و مدار نہ کرسکیں تو صاحبِ کلکٹر کو اختیار ہے کہ صاحبانِ کمشنر اور صدر بورڈ رِونیو کی اجازت لے کر جیسا کہ قانون نویں 1833 میں دفعہ پانچویں سے دسویں تک جائز ہے قرب و جوار کے باشندوں میں سے اُس کا انتظام کرنے کے واسطے ایک پنچایت مقرر کرے۔

8۔ حکم ہے کہ ہر ایک پٹی سے جو جو تحصیل ہوئی اور جو جو اُس میں باقی ہے تو اُس کے ثبوت بقایا کے باب میں تحصیلدار کی کھتونی اور جمع واصل باقی کا نقشہ مہری اور دستخطی جس کی پشت پر قانون گو اور پٹواری کی صحیح ہو کافی اور روانی ہوگا اور یہ سب کاغذات صاحب کلکٹر کی روبکاری کے ساتھ داخل دفتر رہیں گے۔

9۔ حکم ہے کہ جو سرکار کا اصلی حق ہے کہ اپنی تمام جمع کو سب مالکوں کے زمرہ سے اور کل محال سے یک مشت وصول کرے اور جس وقت از روئے منصفی کے مناسب جانے تو قانون مروجہ کے حال کے بموجب کل محال بیع یا انتقال کروادے سُو حقِ مذکور میں اس قانون کے رو سے کسی طرح تخلل نہ پڑے گا۔ قانون گیارویں 1822 کے اصلاح کرنے کے بابت اب یہ حکم ہے کہ مقدماتِ مذکورہ میں ہر ایک شرکا کا بالکل حق ملکیت ضبط و نابود ہوگا اور شریکوں میں سے ہر ایک حصہ دار قانونِ ہٰذا کے دفعہ پانچویں سے متعلق رہے گا۔

9/9۔ حکم ہے کہ قانون ہٰذا کے رو سے جس شخص نے پٹی کو خرید کیا یا انتقال لیا ہو تو قانون ساتویں 1822 کی دفعہ 23 تیسری ضمن کے موافق صاحب کلکٹر کو اُس کا دخل کروادینے کا اختیار ہے۔

11۔ حکم ہے کہ گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اُس ضلع میں جہاں کے پٹی وغیرہ کا ایسا رواج ہووے جس کے باب میں یہ قانون جاری کرنا مناسب جانیں باوجود یہ کہ ضلع مذکور میں قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے رو سے کوئی بندوبست نہ ہوا تھا تو اس قانون کی دفعات کو منتشر کرسکیں گے اور اُن کے جاری کرنے کے واسطے صرف گورنمنٹ کا حکم کافی ہوگا۔ فقط ٹی ایچ میڈک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 24 رمئی 1841 قانون ہٰذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 24 رمئی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 صاحبانِ جسٹس آف دی پیس سے لیاقت کے باب میں حلف لینے کے لئے

COPYRIGHT

یہ قانون ہے از بسکہ صاحبانِ جسٹس آف دی پیس سے کمیشن آف دی پیس کے کام کرنے کے وقت رکھنے کے لیے دستورِ مروجہ حال کے بموجب حلف لینے میں تخلل واقع ہوا ہے لہٰذا حکم ہے کہ جمیع اشخاص جو کمیشن آف دی پیس کے رو سے مقرر ہیں یا آئندہ ہوں گے سو جس جگہ میں کہ کمیشن مذکور صادر ہوا اُس کی کسی دیوانی [ص 2 کالم 2] یا فوجداری کورٹ آف جسٹس کے صاحبِ مہتمم کے روبرو خواہ صاحبِ ممدوح کورٹ مذکورہ کا جسٹس آف پیس ہو خواہ نہیں وہ حلف جو صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے لیے مقرر ہے اُٹھانے اور اظہارِ تحریر کرنے پر موافقِ مضمون کمشن مذکور کے صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے جمیع کام کرنے کی لیاقت رکھیں گے اور کورٹ آف جسٹس مذکورہ میں حلفِ مرقوم کی بابت اشخاصِ موصوف کے اظہارات داخلِ دفتر رہیں گے۔

حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار دیا جاوے حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ اگست آئندہ کی 24 رتاریخ کو پھر غور فرمایا جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

قلاتِ غلزی

جب سے کہ ہم نے حال لڑائی مذکور کا پرچہ ہفتہ گذشتہ میں مندرج کیا اور بھی خبریں جنگ مذکور کی آئی ہیں مگر اُن کے مضمون سے بھی کچھ اور حال تازہ نہیں معلوم ہوتا صرف یہی لکھتے ہیں کہ 19 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو قوم غلزی نے کرنیل ویمر صاحب کی سپاہ پر حملہ کیا۔ 11 گھنٹہ تک لڑائی رہی ستر آدمی دشمنوں میں سے مارے گئے صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ غِلزہ قریب پانچ ہزار آدمیوں کے تھے سپاہ انگریزی میں سے جیسا کہ سابق لکھا گیا اُسی قدر کام آئے افسرانِ انگریزی میں سے کسی کو آسیب نہ پہنچا چنانچہ ایک دو افسروں پر دشمنوں نے حملہ کیا تھا لیکن سپاہِ انگریزی نے انہیں مار ہٹایا اس لڑائی میں دُرّانی بھی باوجود آپس کی دشمنی کے غلزیوں کے شریک تھے دوسرے دن کرنیل موصوف قلاتِ میں آن کر کپتان میکن صاحب سے ملے۔ دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مکلور جو کہ قریب سات منزِل کے غزنین سے اسی قدر قلاتِ غلزی سے واقع ہے اس میں چھاؤنی ونگِ رجمنٹ 112 اور پانچویں رجمنٹ کیولری یعنی سواروں کی رہے گی اس لیے کہ اگر پھر کچھ ضرورت ہو تو موجود رہیں اور یہ بھی مشہور ہے کہ رجمنٹ 43 قندھار سے اور کرنیل ویمر صاحب کی سپاہ دونوں چھاؤنی مذکور میں آجاویں گی اور یہ تمام سپاہ شروع موسم سرما تک وہیں مقیم رہے گی اور اگر اس اثنا میں اُس طرف امنیت ہو جاوے تو 16 اور 43 رجمنٹ ہندوستان کو مراجعت کریں گی۔ قلاتِ غلزی کی اب بہت مضبوطی کر لی ہے چنانچہ آدھا توپخانہ قندھار کا اُس میں تعین کیا جاوے گا اس صورت میں کوئی سپاہ افغانوں کی اُس کو مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ پہاڑ جس پر کہ یہ قلعہ بنایا گیا ہے سو فیٹ بلند ہے اور ایک چشمہ اُس کے وسط میں جاری ہے۔ سپاہِ ماموره قلعہ کو اس چشمہ سے بہت آرام رہے گا۔

پنجاب

صاحبِ آگرہ اخبار از روئے ایک چٹھی لاہور کے لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ شیر سنگھ بہادر سے دس ہزار سپاہ معہ تمام سرانجام اور ضروریات کے مانگی ہیں۔ اس ارادہ سے کہ انہیں شروع موسم سرما میں کہیں کام میں لاویں۔ کہتے ہیں کہ [ص 3 کالم 1] یہ خلاف معمول درخواست بطور امتحان دوستی اور وفاداری سکھوں کے ہے اگرچہ بموجب اُس عہد و پیمان کے جو کہ پیش از تخت نشینی حضرت شاہ شجاع الملک کے مہاراجہ رنجیت مرحوم سے ہوئے تھے یہ اقرار ہے کہ بروقت ضرورت کے سپاہ سے بھی مدد کی جاوے گی۔ سُنا جاتا ہے کہ سپاہ جو کہ مہاراجہ سے طلب کی گئی ہے وہ بعد موسم برسات کے ہرات میں بھیجی جاوے گی بعضے یہ خیال کرتے ہیں کہ مانگنا سپاہ کا والی لاہور سے صرف اسی واسطے ہے کہ امتحان اُن کی دوستی اور وفاداری کا کیا جاوے ورنہ مہم ہرات وغیرہ میں سوائے فوجِ انگریزی کے کوئی کام نہیں آوے گی۔ سپاہ قوم سکھ اور افغان پر کچھ اعتماد نہیں۔ لاہور کے اخبار سے ظاہر ہے کہ کنور پرتاب سنگھ بیٹا مہاراجہ شیر سنگھ کا بجائے ناظم کشمیر کے مقرر ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کشمیر میں کنور موصوف کا جانا بہت ضروری اور مناسب تھا کیونکہ وہاں کی سپاہ کا یہ ارادہ ہے کہ سوائے مہاراجہ شیر سنگھ اور اُس کے بیٹے کے دوسرے کی فرمانبرداری ہرگز نہ قبول کریں۔

ایک اور اخبار سے ظاہر ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ ہر ایک امر میں مہاراجہ شیر سنگھ کے مدد معاون رہیں اور مہاراجہ بھی ہر ایک درخواست کو گورنمنٹ کی بدل پذیرا کرتا ہے بلکہ گورنمنٹ سے واسطے انتظام اور امنیت اپنے ملک کے استدعا کی ہے اس صورت میں سپاہِ انگریزی پنجاب میں ضرور کوچ کرے گی اور در صورت نجانے پنجاب کے لاہور تک جانے میں سپاہ کے کچھ شک نہیں معلوم ہوتا۔

فیروز پور

9 / تاریخ اس مہینے کی مقامِ مذکور میں ایک طوفان ہوا کا اس زور سے نازل ہوا کہ ہر ایک بنگلہ کو اُس سے ضرر پہنچا بعد ازاں مینہہ اس شدت سے برسا کہ چھتوں میں سے پانی بہہ نکلا اس واردات سے بہت سے مویشی اور بھیڑ بکریاں ضائع ہو گئیں اور قرب و جوار فیروز پور میں ہزارہا جانور پرندہ مرے ہوئے میدان میں پڑے تھے۔

لُدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں وہاں بہت شدت سے گرمی پڑتی ہے حرارت آفتاب کی کم آفتابِ زورِ محشر سے نہیں ہے شب روز لوگ بیقرار رہتے ہیں اکثر لوگ بہ باعث عارضہ تپ کے مر گئے اور اکثر بیمار ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ اُس طرف ستلج کے مرض سَرسام کا بہت غلبہ ہیں وہاں کے بوڑھے لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہماری یاد میں کہیں

حرارت آفتاب کی اِس شدت اور تیزی سے نہیں ہوئی تھی۔

قافلہ حرم سُلطانی

قافلہ حرم سلطانی اور حضرت شاہ زماں کا معہ الخیر سجارِ پنجاب سے عبور کر کے پشاور میں پہنچا اور وہاں چند روز قیام کر کے جلال آباد کو روانہ ہوا۔ افغانانِ درہ خیر نے بخوف گورنمنٹِ انگریزی کے قافلہ مذکور کو کوہستانِ خیبر سے بخوبی عبور کروا کے جلال آباد میں پہنچایا جلال آباد کے باشندوں نے [ص 3 کالم 2] نذریں گذرانیں اہالیانِ حرم سلطانی چندروز وہاں بھی مقام کر کے طرف کابل کے تشریف لے گئے عنقریب ملازمت شاہِ والا جاہ کی حاصل کریں گے۔

پشاور

اخبار آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ کرنیل لافونٹ صاحب کہ ایک امیرانِ ریاست لاہور میں سے ہیں پشاور کو جاتے تھے ایک روز اثنائے راہ میں ایک دوست کے مکان میں اُترے اور چونکہ صاحب موصوف شکار دوست ہیں چاہا کہ بندوق کو صاف کریں اور اس ارادہ سے گر کو کھینچا قضائے الٰہی سے بندوق سر ہوگئی اور صاحب موصوف کے شانہ میں ضرب سخت پہنچی اور خون جاری ہوگیا اب بصوابدید ڈاکٹر صاحب کے علاج و معالجہ ہوتا ہے اغلب ہے کہ جلد صحت پاویں۔

امیر دوست محمد خان

اخبار سے ظاہر ہے کہ امیر موصوف مع اپنے بیٹے کے ابھی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے ہاں مہمان ہیں ارباب گورنمنٹ بیچ تواضع اور تکریم امیر موصوف کے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ بروقت پہنچنے امیر موصوف کے سلامی نہ اُتاری گئی اور کچھ کمی خاطر داری میں نہیں ہوئی اور سب مراتب عزت کے مانند اور سرداروں کی ملحوظ رکھتے ہیں صاحب سکریٹرِ اعظم کونسل کے اکثر اوقات واسطے قلات امیر کے جاتے ہیں اور وضع سنجیدہ اور خوش اخلاقیِ امیرِ موصوف سے بہت خوش ہوتے ہیں کپتان نکلسن صاحب جو کہ لدھیانہ سے ہمراہ امیر موصوف کے گئے تھے وہ اب تک رفیق امیر کے ہیں اور جو ضرورت کہ گورنمنٹ سے پڑتی ہے وہ اُنہیں کی معرفت انصرام پاتی ہے امیرِ موصوف ہر روز قریب نمازِ عصر کے سیر گاڑی پر سوار ہو کر واسطے سیر کے تشریف لے جاتے ہیں اور قریب مغرب کے مراجعت کرتے ہیں مزاج طرف نماز اور روزہ کے بہت متوجہ ہے۔

مین پوری

آنریبل ہاربرٹ صاحب کپتان رجمنٹ 3 سوارانِ ملکہ انگلستان سواری ڈاک کرنال کو جاتے تھے واسطے شامل ہونے اپنی رجمنٹ کے۔ 8 رتاریخ جون کو جب سواری مقام کرولی میں قریب اُٹاوہ کے پہنچی تو کہاروں کے ہر پا

کے صاحب موصوف کو آواز دی کچھ جواب نہ آیا کہا اُن کو واہمہ پیدا ہوا پالکی کو زمین پر رکھ کے جو دیکھا تو صاحب موصوف کو مُردہ پایا اور کف منہ سے جاری تھے۔ کہار اس حال سے متعجب ہو کر لاش کو صاحب موصوف کی مین پوری میں لائے ڈاکٹر صاحب نے یہ تشخیص کیا کہ جون نے بدن میں صاحب موصوف کے جوش مارا سواس کیصدمہ سے صاحب موصوف جاں بر ہوئے القصہ صاحب موصوف کی لاش کو تجہیز و تکفین کیا اور اُس آفات ناگہانی پر بہت افسوس کرتے رہے۔

[ص 4 کالم 1]

اخبار مقامات مختلفہ

مقام آگرہ میں ایک برہمن نے ایک بھلے مانس کے ہاں کود کر ایک مرد ایک عورت اور [ص 4 کالم 1] لڑکے کو زخمی کیا عورت تو فوراً مر گئی لیکن مرد اور لڑکا اب تک جیتے ہیں برہمن مذکور گرفتار آیا اور خون اُن کا اُس پر ثابت (کذا) اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بیچ مقدمہ بادشاہِ جُناہ کے جو کہ کلکتہ میں آیا تھا کچھ مداخلت نہیں کر سکتی اگرچہ شاہِ موصوف نے پیش از روانگی کے کلکتہ سے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے ملاقات کی کہتے ہیں کہ انفصال اُس کے مقدمہ کا گورنمنٹِ جزیرہ مارشیش کو سپرد کیا گیا۔

اخبارِ مدراس سے ظاہر ہے کہ واسطے جہاز پر سوار ہونے رائفل کمپنی کے جو کہ مسلی پٹن سے چین کو بھیجی جاوے گی بہت تیاری ہو رہی ہے۔ سلاح اور تمام سامان لڑائی کا بہت افراط سے تیار ہے۔ مردمانِ کمپنی مذکور بھی باعث استعمال قواعد کے بہت چالاک ہو گئے ہیں اگر چین والے اُن سے مقابل ہونگے تو اغلب ہے کہ اُن کے ہاتھوں سے بہت صدمہ اُٹھاویں گے۔ اخبار ممبئی سے واضح ہے کہ بلگام میں ایک اور حملہ ہوا چاہتا ہے کیونکہ قریب دو ہزار سرکشوں کے ایک قلعہ میں قریب دس کوس کے فاصلہ پر مقام مذکور سے جمع ہوئے ہیں، تین کمپنیاں ساتویں رجمنٹ پیادگانِ مدراس کی مقامِ کلاوجی میں جو کہ دشمنوں کے قلعہ سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے بھیجی گئی اس لیے کہ تا آنے سپاہ بلگام کے سرکشوں کو قلعہ میں روک رکھے۔ اخبار موسومہ انگلش مین سے ظاہر ہے کہ بابو ستیاناتھ ملک صاحب نے کچھ روپیہ واسطے مدرسوں، ہندو کالج اور میڈیکل کالج وغیرہ کو دیا ہے۔ ایک قندھار کی چٹھی سے معلوم ہوا کہ سپاہ مقام گرشک کی قندھار میں مراجعت کرے گی کیونکہ گرشک میں آب و ہوا بہت ناقص ہے۔ اخبار سے واضح ہے کہ مقامِ پٹیگ میں یہ افواہ ہے کہ کشن صوبہ دار کٹھون کو پھانسی ملی۔ سُنا جاتا ہے کہ مسٹر ہنری ٹارنس صاحب بہادر سکریٹری بورڈ کسٹم نمک اور افیون کے استعفیٰ دینا چاہتے ہیں اور جب نواب گورنر جنرل بہادر انگلستان کو تشریف لے جاویں گے تو صاحب موصوف بھی ہمرکاب جاویں گے۔

دریافت ہوتا ہے کہ سرہنری پانجر صاحب ایک کشتی دخانی پر ہندوستان کو آویں گے اور بجائے پاکستان الیٹ صاحب کے کمشنر ہونگے اور خانگی چٹھیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف دربارشاہِ چین میں بطور

ایلچی کے ملکہ انگلستان کی طرف سے رہیں گے۔ اب ڈاک انگلستان کی ہندوستان میں بہت جلد پہنچنے کی ہے کل 41 روز میں لندن کی چٹھیاں آگرہ میں پہنچیں۔ ٹھا کر لعل جیو سردار ہرسول کا مرگیا دو بیٹے چھوڑے راجہ گجرات نے بڑے بیٹے کو گدی کا حکم دیا چھوٹے نے اپنے بڑے بھائی کے مارنے کے واسطے دو آدمی بھیجے لیکن وہ آدمی اُسے مارنے نہیں پائے تھے کہ پکڑے گئے۔ کریم خان جو نواب حسن علی خان کی طرف سے لندن کو گیا ہے واسطے اپیل کے وہ لندن میں ہی رہتا ہے لارڈ میر صاحب کے ہاں اُس کی ضیافت ہوئی اور اُس کی طرف لوگ بہت متوجہ ہیں۔

کلکتہ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں اہالیانِ سرکار کمپنی نے ایک دارالشفا محض واسطے [ص 4 کالم 2] معالجہ عوراتِ حاملہ لاوارث ہر ایک قوم کے بنایا ہے اور ایک حکیم حاذق مقرر کیا ہے اذنِ عام ہے کہ جس قوم کی عورت دردِ زہ میں مبتلا ہووے اور بسبب مفلسی کے مقدور دوا دارو کا نہ رکھتی ہووے تو اگر رات ہو یا دن اُسی وقت دارالشفا میں چلی آدے جس قوم کی وہ عورت ہوگی اُسی قوم کی ایک عورت اُس کی خدمت کے واسطے مقرر کی جاوے گی اور یہ بھی ارادہ گورنمنٹ کا ہے کہ واسطے غربا کے بھی ایک مکان بناویں اور ان کے واسطے کچھ وظیفہ مقرر کریں تا کہ فقیر لوگ کوچہ گردی شب و روز سے نجات پاویں اور ایک مکان میں آرام سے بسر کریں کہتے ہیں کہ بیچ تیاری اس مکان کے پچاس ہزار روپیہ اندازہ کیا گیا چنانچہ اب تک اکیس ہزار سات سو روپیہ بطریق چندہ کے جمع ہوئے ہیں۔ صاحب والا مناقب کمانڈر ان چیف صاحب ایک کشتی دخانی پر سوار ہو کر پانچویں تاریخ ستمبر کو کلکتہ سے روانہ ہوں گے اور چند روز الہ آباد میں قیام کر کے واسطے ملاحظہ چھاؤنی ہر ایک جگہ کے از راہ لدھیانہ اور فیروز پور دورہ کرتے ہوئے شملہ کو تشریف لے جاویں گے اور گرمی کے موسم تک وہیں رہیں گے۔

برہما

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بارود خانہ میں مقامِ امراپورہ دارالسلطنت شاہ برہما کے آگ لگ گئی ایک لحظہ میں تمام بارود اور بارود خانہ اُڑ گیا مگر یہ خیر ہوئی کہ وہ بارود خانہ آبادی سے بہت دور تھا اگر نزدیک ہوتا تو ایک عالم کو جلا دیتا۔ والیِ آوا اس حال سے بہت متعجب ہوا اور نجومیوں سے اس قالِ بد کا حال پوچھا کوئی جواب نہ دے سکا مگر اپنے پیر کو رنگون سے بلوایا ہے ارادہ شاہِ موصوف کا یہ ہے کہ چند مدت رنگون میں ہی جا کر قیام کرے وہاں ایک مکان شاہانہ اُس کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔

مدراس

22 تاریخ مئی کو مقام مذکور میں ایسے تند ہوا چلی کہ کثرت گرد و غبار سے جہان تاریک دکھائی دینے لگا بعد ازاں

مینہ بہت سختی سے برسنے لگا الغرض ہوا کی تیزی اور موج کے طمانچہ سے رسیاں جہاز کے لنگروں کی ٹوٹ گئیں اور کشتوں کے تختہ ریزہ ریزہ ہوگئے۔ اکثر ملاح ڈوب گئے اور جتنے جیتے رہے اُنہوں نے بڑا صدمہ اُٹھایا بہت سامال اسباب سوداگروں کا ضائع ہوا ایک پہر تک اس حادثہ سے شورِ قیامت برپا رہا اور سُنا جاتا ہے کہ ان دنوں مقام کیپ اور سنگاپور اور مولمین اور جزیروں اور لنگر گاہوں میں بھی ایسی ہی واردات واقع ہوئی۔

دہلی

دو تین ہفتوں سے حرارت آفتاب کی بہت شدت پر تھی لوگوں کو رات دن بیتابی اور بیقراری عاید حال تھی مگر صباحِ جمعہ سے ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک مینہ اس شدت سے برسا کہ عالم آب ہوگیا اور اُس دن سے تقاطر اور ترشح رہتا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT